اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

غلام احمد قادیانی

نمبر ۴۳۵ رجسٹرڈ ایل

تار کا پتہ الفضل قادیان

THE ALFAZL
QADIAN

الفضل

اخبار ہفتہ میں تین بار — فی پرچہ تین پیسے — قادیان

المدیر قاضی محمد ظہور الدین اکمل — معاون ایڈیٹر حافظ جمال احمد

قیمت سالانہ پیشگی … ششماہی … سہ ماہی … بیرون ہند …

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح ثانی نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۹۴ — مورخہ ۲۶ فروری ۱۹۲۵ء یوم پنجشنبہ مطابق ۲ شعبان ۱۳۴۳ھ — جلد ۱۲

مدینۃ المسیح

بھیرو چیچی سے پہنچنے والی خبریں مظہر ہیں۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح بخیر و عافیت ہیں۔ حضور سلسلہ کے کاموں کے متعلق روزانہ ہدایات بھجواتے ہیں۔

مولوی مبارک علی صاحب مبلغ برلن کا آج ۲۳ فروری کو تار پہنچا ہے۔ کہ آپ اپنے ہمراہ آنے والی لیڈی کی بیماری کی وجہ سے بمبئی ٹھہر گئے ہیں۔ عنقریب آ جائینگے۔

الفضل نمبر ۹۳ مورخہ ۲۴ فروری جن خریداران الفضل کو نہ پہنچا ہو۔ وہ اطلاع دیں۔ اور اپنا پورا پتہ لکھیں۔ ان کو اخبار بھیجدیا جائے گا۔ بعد میں شکایت نہ ہو۔ کچھ چٹیں تلف ہو گئی ہیں ؂

نظم

اطمینان و استغنائے احمدی

پے سپر کردن تواں گردادیٔ تسلیم را
از عبادت مدعایم نیست جز رضوانِ یار
لحظہ لحظہ لذتے دریابد او پیدا ستے
فرفر فرقہ گشتہ اے پیروِ اُم الکتب
چشم بکشا، صورتِ پیغمبرِ موعود بیں
از قدومش اہلِ معنی آمدہ در وجد و رقص
جاہ و منصب آرزو داری مگر اے بوالہوس
آں نگاہِ ناز کردہ از جہانم بے نیاز
روز و شب مظہر بکامِ دل صبور و شاد ہست

ہمنواں آساں گرفتن ملکِ ہفت اقلیم را
من نخے آرم بخاطر کوثر و تسنیم را
مغتنم انگارلے دل ہم اُمید و بیم را
پارہ پارہ کردہٴ شیرازہٴ تنظیم را
سیرتِ او امتحان کن در نگر تعلیم را
سروِ قد برخاستہ ہم قدسیاں تعظیم را
پُشت پائے میزنم من افسر و دیہیم را
حاصلِ کونین مے دانم دل دو نیم را
عُسرت و عشرت نباشد بندہٴ تسلیم را

اخبار احمدیہ

خاص تار بنام الفضل

جالندھر شہر۔ ۲۱ فروری۔ احمدیہ کانفرنس ضلع جالندھر شروع ہوگئی ہے۔ اور بڑی کامیاب تقریریں ہو رہی ہیں۔ مولوی عبدالرحیم صاحب نیر تشریف لے آئے ہیں۔ لوگ بہت دلچسپی سے رہے ہیں۔ گورداسپور کی کانفرنس ختم ہو گئی ہے۔ مولوی عبدالرحیم صاحب نیر کا مضمون نہایت ہی پسند کیا گیا ہے (۲۳ فروری)

عبدالکریم مولوی فاضل

(انسپکٹر)

الفضل کے وی پی

جن احباب کا چندہ الفضل۔ ۱ فروری سے لے کر ۱۵ مارچ تک کسی تاریخ میں ختم ہوتا ہے۔ ان کے نام مارچ کے پہلے ہفتے کا پرچہ وی پی ہوگا۔ نوٹ فرمالیں۔ جن کا وی پی واپس آئے گا۔ ان کے نام اخبار تا وصولی قیمت بند رہے گا۔ اطلاعاً تحریر ہے۔

اردو ریویو آف ریلیجنز

میں احباب سے درخواست کرونگا کہ وہ اردو رسالہ ریویو کی توسیع اشاعت کی طرف خاص توجہ دیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے اس کی خاطر اپنا جاری کردہ رسالہ تشحیذ الاذہان بند کر دیا تا جماعت کی توجہ ایک ہی رسالہ کی طرف رہ سکے۔ اور جلسہ سالانہ کے موقعہ پر فرمایا۔ کہ مجھے اس کی سفارش سے شرم آتی ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود نے ہر احمدی کا فرض قرار دیا ہے۔ کہ وہ اس کی اشاعت میں حصہ لے۔ اردو رسالہ میں لنڈن کے رسالہ ریویو انگریزی کے ضروری نوٹوں و مضمونوں کا ترجمہ بھی دیا جاتا ہے باوجود بار بار توجہ دلانے کے اس سال دو سو خریدار کم ہو گئے ہیں۔ مارچ کا رسالہ خصوصیت سے قابل دید ہے۔ جس میں ایک مضمون احادیث متعلقہ مہدی پر ہے۔ احادیث کا باہمی اختلاف اور عند المحدثین مجروح ان کو دکھایا گیا ہے۔ اخیر میں لا مہدی الا عیسیٰ کی توثیق ہے۔ اور بیس زبردست نشان الدجال کے اہل بہاء میں دکھائے ہیں۔

انجیل کبیر

ہمارے مکرم مرزا کبیر الدین احمد صاحب لکھنو نے اپنی طرز خاص میں انجیل کبیر ایک رسالہ [illegible] سلسلہ لکھا ہے۔ بہت دلچسپ ہے۔ پڑھیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ انجیل پڑھ رہے ہیں۔ احباب ناکہ ہنڈولہ لکھنو کے پتہ سے منگوا کر ضرور دیکھیں۔ اور اس کی اشاعت میں برادر موصوف کی امداد کر کے ثواب حاصل کریں۔

شکریہ

بٹالہ امرتسر تا گورداسپور) ایک چوتھی گاڑی فروری سے چل رہی ہے۔ جس سے بہت آرام ہو گیا ہے۔ اس بارہ میں بابو رحمت اللہ صاحب اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر امرتسر کی کوشش کا بھی بہت کچھ دخل ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

اسلم صاحب

ماسٹر محمد شفیع صاحب ملکانوں میں فرخ آباد کے انچارج تھے۔ وہاں آپ نے اس محنت و محبت سے کام کیا۔ کہ باید و شاید۔ آپ نے کارزار شدھی ایک کتاب لکھی ہے۔ جس میں ان کارناموں کی تفصیل ہے۔ جب آپ قادیان میں آئے۔ تو یہاں بھی خاموش نہیں بیٹھے۔ بلکہ مضافات قادیان میں تبلیغ کا جو سلسلہ صیغہ دعوۃ و تبلیغ سے شروع ہے۔ اس کے متعلق نہایت تن دہی سے کام کرتے رہے۔ ہر روز بورڈ پر نئے سے نیا اشتہار ایسے دلآویز طریق پر لگاتے۔ کہ خواہ مخواہ کام کرنے کو جی چاہنے لگتا۔ خدا تعالےٰ ماسٹر صاحب کی مساعی جمیلہ میں بہت بہت برکت دے۔ آج کل آپ فاضل سیکھوانی کے ساتھ دورہ پر ہیں۔

واشنگ فیکٹری

مرزا محمد اکرم صاحب نے حبیب سے کپڑے دھونے کا کارخانہ کھولا ہے۔ احمدیہ پبلک کو ایک حد تک آرام ہو گیا ہے۔ قادیان کے کمین لوگوں نے سلسلہ احمدیہ کی روز افزوں ترقیات سے بہت فائدہ اٹھایا ہے۔ مگر احمدیوں کی شرافت سے بے جا فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اور ان کو تنگ کرتے رہتے ہیں۔ ہماری جماعت کے پیشہ وروں کو اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ موسم گرما میں سقے تو عموماً بگڑے ہی رہتے ہیں۔

ہجرت

شیخ غلام نبی صاحب سیٹھی چکوال جو حضرت مسیح موعود کے پرانے مخلص ہیں مع اہل و عیال ہجرت کر کے قادیان میں آگئے ہیں۔ اور یہاں دار الرحمت میں اپنا پختہ مکان بنوا رہے ہیں۔ آپ کے بیٹے کرم الٰہی صاحب نے بڑے بازار میں بزازی کی دکان کی ہے۔ خدا تعالےٰ برکت دے۔ (۲) سید علی احمد صاحب معافی دار ارجونی بھی اپنے ہر دو اہل و عیال سمیت قادیان آگئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ استقامت عطا فرمائے۔

فاروق کی اپیل

میر قاسم علی صاحب نے ایک چٹھی احباب جماعت احمدیہ کو بھیجی ہے کہ وہ فاروق کی نسبت آخری فیصلہ کریں۔ یا تو اس کے لئے ایک ہزار خریدار مہیا ہو یا پھر بند کر دیا جائے۔ آپ نے الحکم نور کی طرف بھی توجہ دلائی ہے۔ امید ہے۔ فاروق کی اپیل کا جواب نہایت گرمجوشی سے دیا جائیگا۔ تا سلسلہ کے سب اخبار زندہ رہ کر کام کر سکیں۔

بک ڈپو

بک ڈپو کے مینیجر منشی فضل حسین صاحب احمدی مہاجر مقرر ہوئے ہیں۔ بک ڈپو اب خوب ترقی کریگا حضرت امام کی دو کتابیں دعوۃ الامیر اور احمدیت و اسلام ایک بیش بہا تحفہ ہیں۔ تمام احمدیوں کے لئے اس کا پڑھنا اور اشاعت ضروری ہے۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ بک ڈپو نے اس کی اشاعت کے لئے کافی کوشش نہیں کی۔

کتاب گھر

منشی فخر الدین صاحب ملتانی ایک باہمت نوجوان ہیں بہت سی مفید اور کارآمد کتب شائع کرتے رہتے ہیں۔ توسیع اشاعت کے جوش میں دو ہزار روپے کے قریب کی کتابیں احباب کو قرض دے چکے ہیں۔ جس کی وجہ سے ان کا کاروبار رکا پڑا ہے۔ امید ہے۔ دوست ادا قرضہ کی طرف جلد توجہ فرمائینگے پیشگوئی متعلقہ لیکھرام پر مدلل و مفصل بحث ایک ٹریکٹ میں ہے۔ جو تین روپے فی سینکڑہ ملے گا۔ ۶ مارچ قریب ہے۔ یہ یادگار قائم رکھنی چاہیئے۔

برادر محمد یاسین صاحب

برادر محمد یاسین صاحب نے سیرت مسیح موعود مرتبہ حضرت خلیفۃ المسیح دوبارہ چھپوائی ہے۔ خوشخط عمدہ چھپوائی اور جیبی ٹریکٹوں کا سلسلہ شروع کیا ہے۔ جو بہت ہی مفید و دلچسپ ہے۔ نہایت ضروری اور بہترین مضامین پر مشتمل۔ برادر موصوف بہت مقروض ہیں۔ احباب کو چاہیئے کہ ان کی حوصلہ افزائی فرماویں۔

مولوی عنایت اللہ صاحب احمد

مفسر بک ایجنسی میں زیادہ تر پنجابی منظوم رسالے شائع ہوتے رہے ہیں۔ جو پنجاب کے دیہات میں بہت کام آتے ہیں۔ اور بعض نادر و نایاب کتب بھی جمع رکھتے ہیں۔ احباب فائدہ اٹھائیں۔ کیفیت وید آریوں کے لئے بہت زبردست رسالہ ہے۔

تصحیح واقعات

الفضل مورخہ ۲۹ نومبر۔ "پیرس میں ورود" میں ایک خبر غلط درج ہے۔ یعنی میاں شریف احمد صاحب کے ہمراہ چودہری محمد شریف کا ٹھیرنا۔ میاں صاحب کے ہمراہ میں ایک ہوٹل میں ٹھیرا تھا۔ چودہری محمد شریف صاحب نہ تھے اور حضرت صاحب والے ہوٹل میں خلیفہ تقی الدین صاحب بھی تھے۔ ہم دونوں حضرت صاحب کے ہمراہ پیرس تک گئے تھے۔ اور حضرت صاحب کو وہاں سے روانہ کر کے واپس لنڈن آئے تھے۔ مسٹر عبدالرحیم خالد اور چودہری مولا بخش (ایم۔ بی) جنجوعہ حضرت کو سوتھ ہیمپٹن تک چھوڑنے گئے تھے۔ (ملک محمد اسماعیل عفی عنہ)

ایک احمدی رسالہ ملیالم زبان میں

مسٹر حسین احمدی مالاباری نے کوشش اور ہمت کے ساتھ ایک ماہوار رسالہ سلسلہ حقہ کی تائید میں ملیالم زبان میں جاری کرایا ہے۔ جس کا نام ستیا دوتن یعنی راست گفتار ہے۔ اس کا دفتر شہر کنانور میں ہے۔ اللہ تعالےٰ اس رسالہ کو اپنے فضل سے کامیابی دے۔ اور مخلوق کے واسطے موجب ہدایت ہو۔ آمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

الفضل

قادیان دار الامان ۲۶ فروری ۱۹۲۵ء

قوموں کی عداوت اور مسیح موعود کی صداقت

خواجہ نذیر احمد صاحب لاہور

احمدی تکلیف دئے جاتے ہیں۔ احمدی تختۂ مشق ستم بنائے جاتے ہیں۔ احمدی عدالتوں میں کھینچے جاتے ہیں۔ احمدی مساجدوں سے نکالے جاتے ہیں۔ احمدیوں سے عداوتیں کی جاتی ہیں۔ احمدیوں کو قتل کیا جاتا ہے۔ مگر کس لئے؟ کیا انھوں نے ان لوگوں کا کچھ بگاڑا ہے؟ نہیں۔ بلکہ صرف اسلئے کہ "مسیح" نام پانیوالے مصلح ربانی کو مانا ہے اور یہ صرف مسیح کا نام ہی ہے کہ انکے لئے موجب تکلیف ہو رہا ہے۔ پس جیسا کہ مسیح نے پہلے ہی فرما دیا تھا کہ "میرے نام کے سبب ساری قومیں تم سے عداوت رکھینگی" اور یہ کہ "تم قتل کئے جاؤگے" وغیرہ وغیرہ یہ سب تشدد۔ یہ سب استبداد۔ یہ سب بیداد احمدیوں پہ ہو رہا ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ وہ سب کچھ بھی جو وہ بطور اپنی آمد کے نشان کے بتا گئے۔ چنانچہ وہ بتا گئے کہ:-

"اُس وقت لوگ تمھیں تکلیف دینے کیلئے پکڑوائینگے اور تمھیں قتل کرینگے اور میرے نام کے سبب ساری قومیں تم سے عداوت رکھیں گی اُس وقت بہتیرے ٹھوکر کھائیں گے (متی ۲۴ باب ۹) لوگ تمھیں عدالتوں کے حوالہ کرینگے اور تم عبادت خانوں میں پیٹے جاؤگے اور بادشاہوں کے آگے میرے سبب حاضر کئے جاؤگے..... اور میرے نام کے سبب لوگ تم سے عداوت رکھیں گے (مرقس ۱۳ باب ۹ و ۱۳) تمکو عبادتخانوں سے خارج کر دینگے بلکہ وہ وقت آتا ہے کہ جو کوئی تمکو قتل کریگا وہ گمان کریگا کہ میں خدا کی خدمت کرتا ہوں (یوحنا ۱۶ باب ۲)"

جس حسن بیان سے ان الفاظ میں جناب مسیح نے پیش از وقت اس زمانہ کی کیفیت کو بیان فرمایا کہ جبکہ انکا نام پانے والا شخص دنیا میں موجود ہوگا اور دنیا کے فرزند اُس سے اور اُسکے متبعین سے محض اُسکا نام پانیکے سبب ظلم و جفا کاری سے پیش آئینگے وہ محتاج توصیف نہیں۔ وضاحت بیان اس سے زیادہ کیا ہو کہ آپ کھلے کھلے الفاظ میں فرما رہے ہیں کہ جب میری "نئی پیدائش" ہوگی اور میں تم میں ہونگا نہ اس گوشت و پوست کے ساتھ بلکہ صرف نام کے ساتھ۔ تو تمکو تمام قسم قسم کے شدائد و مصائب کا تختۂ مشق بننا پڑیگا۔ اسلئے کہ تمھاری دینی کوششوں میں میرے نام کا تعلق ہوگا فرزندان مادر گیتی تم سے بغض و عداوت رکھیں گے اور تمھیں ہر قسم کے دکھوں میں مبتلا کرنیکے لئے تمام کوشش صرف کر دینگے۔ کبھی وہ تمکو زد و کوب کرینگے کبھی وہ گالی گلوچ سے کام لیں گے۔ کبھی تم پر جھوٹے مقدمے بنائینگے اور کبھی تمکو پابند سلاسل کرینگے کہ تمھیں کسی بھی طرح آرام سے نہ بیٹھنے دیں۔ مگر آہ افسوس! کہ دنیا کا جور و دنیا کا تشدد۔ دنیا کا ظلم و دنیا کا قہر اسی پر بس نہ ہوگا اور یہ زال سیاہ دل اسی پر اکتفا نہ کریگی کہ تمھیں عبادتخانوں (مسجدوں) میں پیٹ لیا اور خارج کر دیا۔ وہ اسی پر صبر نہ کریگی کہ تمھیں قید خانوں میں ڈلوا لیا۔ وہ اسی پر دم نہ لیگی کہ تمھیں عدالتوں کے حوالہ کر لیا بلکہ اسکا استبداد اور بھی بڑھیگا اور اسکا اشتداد اور بھی زیادہ ہوگا اور تمھیں قتل کیا جائیگا تمکو مارا جائیگا۔ تمھاری رگ حیات کاٹی جائیگی۔ تمھارا رشتۂ زیست منقطع کیا جائیگا مگر تم مر نہیں جاؤگے کیونکہ یہ جان جو اسوقت میرے لئے کھوئیگا وہ ہی پائیگا اور جو اسے بچائے گا وہ کھوئیگا مگر نجات اُسی کی ہوگی جو آخر تک ان تمام شدائد کو برداشت کریگا اور صبر سے برداشت کرے گا۔

کس صفائی سے جناب مسیح کی پیشگوئی پوری ہو رہی ہے کہ "میرے نام کے سبب ساری قومیں تم سے عداوت رکھیں گی" اور "تمھیں قتل کیا جائیگا"۔ کیا کوئی انکار کر سکتا ہے کہ صرف اور صرف مسیح کے نام کے سبب ہی احمدیوں سے عداوت نہیں اور اسی سبب سے وہ قتل نہیں کئے جاتے۔ کیا کوئی منکر ہو سکتا ہے کہ وہ احمدیوں کو اسی نام کے طفیل مسجدوں سے نہیں نکالتا۔ کیا کوئی بتا سکتا ہے کہ حاکموں، عدالتوں اور بادشاہوں کے آگے وہ اسی نام کے باعث احمدیوں کو پیش کرنیکی کوشش نہیں کرتا۔ یقیناً یہ مسیح نام ہی ہے جو اس سب سلوک کی وجہ ہے یہانتک کہ "بنی اسرائیل کی گم شدہ بھیڑوں" سے بھی وہ کام کرا رہا ہے جو خود بنی اسرائیل نہ کر سکے۔ پس جبکہ یہ سب کچھ ہو رہا ہے تو اسبات کا اعتراف کر لینے میں کہاں گنجایش انکار ہے کہ کوئی ایسا شخص بھی پھر اس چرخ چنبری کے نیچے موجود ہے جو مسیح کا نام پانیوالا ہے کیونکہ بجز مسیح کا نام پانیکے یہ باتیں ظہور میں آنی بتائی نہیں گئیں۔ اور ایسا ہی اس امر پر یقین کرنے میں بھی کیا کوئی وجہ مانع ہو سکتی ہے کہ یہ سب کچھ جس گروہ کے برخلاف ہو رہا ہے وہی حق پر ہے کیونکہ یہ ہو نہیں سکتا کہ ایک گروہ باطل پر ہو اور اسکے حق میں وہ سب کچھ پورا ہو جو قائم بصداقت گروہ کیلئے لکھا گیا ہو اور یہ بھی حجت ملزمہ کے طور پر اس گروہ کے حق میں لفظوں کے ہاتھوں یعنی دنیا کی قوموں کے ہاتھوں جو اُس گروہ کے افراد سے عداوت کر کے انہیں تکلیف پہنچاکے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ انہیں قتل کر کے یہ گمان کرتی ہیں کہ گویا خدا کی خدمت کرتی ہیں۔ پس اس مجوزۂ فرقوت کے بیرون سعادتمند کی طرز جفا ہی یہ بتاتی ہے کہ آنیوالا آچکا کیونکہ آنیوالے کا آنا صرف اسکے نام کا آنا تھا سو اُس کا نام آیا اور قوموں نے دل بھر کر اُس سے عداوت کی اور اسنے اور اسکے جان نثاروں کو شدائد کی شدت اور تعب کی مصیبت کو صبر اور برداشت میں "اور اپنے ہاتھوں نجات" ہاں ہاں ابدی نجات کا وارث بنا دیا۔ فالحمد للہ۔ والسلام

شاہ کابل اور اسکے ہمنوا خصوصاً علماء دیوبند خوش ہو رہے ہیں کہ ہمنے پہلے مولوی نعمت اللہ خان صاحب اور اب دو غریب احمدی دوکانداروں کو سنگسار کر کے گویا احمدیت کی ترقی کو روک دیا۔ حالانکہ وہ اگر سوچیں تو انہوں نے اپنے ہاتھوں ہی احمدیہ سلسلہ کی صداقت پر مہر لگا دی۔ مسیح ناصری نے جیسا کہ بتایا تھا کہ میری آمد ثانی کے وقت جبکہ "میرے نام" پر آنیوالا آئیگا تو تمھیں تکلیف دینے کیلئے پکڑوائینگے اور تمھیں قتل کرینگے اور بادشاہوں کے آگے میرے سبب حاضر کئے جاؤگے۔ پس جسقدر بھی احمدیت پر مظالم کئے جاتے ہیں اور احمدیوں کو بیدردی سے پتھر مار مار کر ہلاک کیا جاتا ہے اُسیقدر احمدیت کی سچائی روز روشن کی طرح چمکتی ہے۔

ع گر نہ بیند بروز شپرہ چشم چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

اخبارات پر سرسری نظر

طاعون کا سبب

امرتسر کا ایک اخبار لکھتا ہے۔ "ہندوستان میں طاعون کا بڑا سبب حدوث مذہب جدید مخالف سلف صالحین یعنی ادعائے نبوت و مسیحیت و الوہیت کا ظہور ہے۔ لہذا ایسے لوگوں کو قرآن و حدیث و اجماع مسلمین کی پیروی کرتے ہوئے جلد عقائد باطلہ سے توبہ کرنی چاہئیے پھر دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کسقدر جلد طاعون کو ہندوستان سے دور کرتا ہے۔ ہندوستان میں طاعون وغیرہ کا دور دورہ مصائب کا زور اس قسم کے دعاوی کے بعد ہوا ہے۔"

ہم قرآن مجید کی صرف آیت لکھ دیتے ہیں قَالُوا إِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ (الخ) طَائِرُكُمْ مَعَكُمْ أَئِن ذُكِّرْتُم بَلْ أَنتُمْ قَوْمٌ مُسْرِفُونَ۔ کونسا نبی ہے جسکی بعثت و دعاوی کے بعد عذاب نہیں آیا اور ان لوگوں نے یہ نہیں کہا کہ تمھاری وجہ سے ہم پر عذاب آیا۔ مَا يُقَالُ لَكَ إِلَّا مَا قَدْ قِيلَ لِلرُّسُلِ مِن قَبْلِكَ تَشَابَهَتْ قُلُوبُهُمْ ✦

مجلس خلافت پنجاب نے سات لاکھ روپیہ کس طرح خرچ کیا

"ہمنے پنجاب میں ۷۶۷۸۲۹ روپے ۱۲ آنے ۱۰ پائی کی رقم جمع کی جنمیں سے ۲۶۲۳۰۰ روپے ۲ آنے مجلس مرکزیہ خلافت کو روانہ کر دی گئی (اور یہ بحق سیٹھ چھوٹانی ضبط ہوئی) ۹۱۷۰ روپے ۹ آنے ۸ پائی مالابار اور دہلی میں صرف ہوئے ۲۰۲۲۹۰ روپے ۱۴ آنے ۸ پائی پنجاب کے تمام اضلاع میں کام پر صرف کئے گئے (اسکی تفصیل اصل راز ہے) کچھ رقوم ایک خاص کام پر صرف کیں انکی مقدار تقریباً بائیس سو روپیہ ہوتی تھی۔ پنجاب سے جو لوگ ہجرت کے لئے گئے تھے۔ اور افغانستان میں نہ رہ سکے تھے۔ ان میں سے بعض ہندوستان واپس نہ آئے اور پہاڑوں میں مجاہدین کے ساتھ رہ گئے۔ انکو روپیہ کی ضرورت پیش آئی۔ انھوں نے ہمارے پاس اپنے خاص آدمی بھیجے میں نے جناب صدر کی اجازت سے وہ رقوم ان پناہ گزینوں کے لئے روانہ کیں۔"
(یعنی مجاہدین چمرقند کو بھی امداد جاتی رہی)

دیانندجی کو زہر نہیں دیا گیا

مہاراجہ ناہر سنگھ جی شاہپورہ دھیش نے متھرا میں تقریر کرتے وقت بیان کیا کہ سوامی جی مجھ سے رسوئی کرنیوالا آدمی ہے کہ سوامی جی کو زہر دیا گیا ہے غلط ہے کیونکہ نہ تو کوئی ڈاکٹر کہتا ہے نہ سوامی جی نے لکھا۔ سوامی جی جودھپور بیمار رہے۔ آبو آگئے۔ پھر اجمیر رہے۔ میں خیال نہیں کر سکتا کہ انکو زہر دیا گیا۔ دوسرے جو لوگ انکے کھانے بنانے والے تھے وہ ابھی تک میرے پاس نوکری کرتے ہیں اگر انکو دولت ملتی تو وہ ایسا کام اب کیوں نہ کرتا۔ انکا نام سری کرشن برہمن اور کلو برہمن ہے۔ (آریہ جو کہا کرتے ہیں کہ سوامی جی نے ویدوں کی عمر اسلئے نہ پائی کہ انکو زہر دیدیا تھا۔ اب کیا فرماتے ہیں) ✦

۴ کہ انکو زہر دیدیا تھا۔ اب کیا فرماتے ہیں۔

ہندوؤں میں باہمی افتراق

سوامی وشیشا نند جی نے پیلے ریزولیوشن کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ آریہ جاتی میں اس وقت بہت سے فرقے ہو جانے کے باعث ہندو جاتی کی گراوٹ کی حد نہیں رہی۔ اور میں محسوس کرتا ہوں۔ کہ ہم اس قدر تتر بتر ہو گئے ہیں۔ کہ ایک دوسرے سے ملنے جلنے میں بھی ہمیں نفرت ہو گئی ہے۔ ایک دفعہ دریا کے کنارے میں نے دیکھا۔ کہ پتی اور استری آپس میں جدا جدا روٹی بنا رہے تھے۔ اس کی وجہ انہوں نے یہ بتائی۔ کہ ان کا دھرم جدا جدا تھا۔

آریہ راجیہ قائم کرکے بیرون ہندوستان تبلیغ کریں گے

پنڈت رام چندر صاحب ریزولیوشن کی مخالفت کرتے ہوئے کہا۔ اسلام کے پرچار کا حوالہ دیکر ہوئے فرمایا۔ کہ جب تک بھارت ورش میں آریہ راجیہ قائم نہیں ہوتا ہم دیگر ممالک میں تبلیغ نہیں کر سکتے۔ اور یہ اس وقت ہوگا۔ جب کہ ہندوستان آریہ ورت ہو جائے گا۔ اور ہندو جاتی کا ایک پورا سنگھٹن ہوگا۔ اور جب تک ہندوستان میں آریہ راجیہ نہیں ہوگا۔ اس وقت تک ہم کچھ نہیں کر سکتے۔

ایک ہندو کا مشورہ آریوں کو

پنڈت راج نارائن صاحب ارمان جو بہت بڑے وِدوان ہیں۔ ہندو چارپ میں لکھتے ہیں۔ اگر دو باتوں کا انسداد ہو جائے۔ تو تمام ہندوستان میں ہندو سنگھٹن اور ہندو مسلم اتحاد قائم و مستحکم ہو سکتا ہے۔ پہلی بات یہ ہے کہ آریہ سماج کی کتاب ستیارتھ پرکاش کو جلا دیا جائے۔

کنور چاند کرن شاردا کا مبلغ علم

وہ صاحب جو ملکانہ ارتداد میں بڑی سرگرمی دکھاتے رہے ہیں۔ متھرا جنم شتابدی میں تقریر فرماتے ہیں۔

اگر ہندو سنگھٹن والے عالمگیر سنگھٹن چاہتے ہیں۔ تو وہ سب کو ادم کے جھنڈے تلے جمع کریں۔ دنیا کا کوئی ایسا مذہب نہیں ہے۔ جو ادم شبد کو نہیں مانتا۔ (جی سچ بالکل بجا فرمایا) آمین جو مسلمان نماز کے بعد پڑھتے ہیں۔ وہ بھی ادم کا بگڑا ہوا لفظ ہے۔ (معاف فرمائیے۔ ادم کے معنے اللہ کے نہیں ہیں) پراچین ہند میں آریہ سنگھٹن تھا۔ وہ یہی طاقت ہے جس سے کہ سارے سنسار میں ادم کا جھنڈا لہراتا تھا۔ (بیشک امریکہ و افریقہ یورپ جزائر سب پر آپ ہی کی حکومت تھی۔) پراچین آریہ سارے سنسار کے اندر تہذیب پھیلانے والے (لنگوٹی باندھنا اور ننگے رہنا سکھلایا) اور آبادیاں بساتے اور بزدلی کو ناش کرنے والے تھے۔ (بالکل درست تاریخ گواہ ہے۔)

ہندوؤں میں بیوی کا درجہ

تھنور کے ایک ہندو نے اپنے بھائی کا دینا دینا تھا۔ جو وہ ادا نہ کر سکتا تھا۔ آخر اس کے بھائی نے پنچایت اکٹھی کی۔ اور وہاں کے دستور کے مطابق فیصلہ ہوا۔ (ہندو شاستروں کے مطابق) کہ مقروض اپنی بیوی اپنے بھائی کے سپرد کردے۔ اور اس نے ایسا ہی کیا۔ کنور چاند [illegible]

[illegible]

حکومت افغانستان کے مظالم پر احتجاج

پریذیڈنٹ مسلم لیگ گوجرانوالہ کا تار

جناب نے اخبارات میں پڑھا ہوگا۔ کہ کابل میں دو دوسرا احمدی مذہبی اختلاف کی وجہ سے سنگسار کر دئے گئے ہیں۔ دونوں اپنے پیچھے بیوی اور بچے چھوڑ گئے ہیں اور پشاور سے ایک پرائیویٹ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ تیس اور احمدی کابل میں زیر حراست ہیں۔ جو کہ اپنی بیرحم موت کا انتظار کر رہے ہیں۔ مولوی نعمت اللہ خان صاحب کی سنگساری کے موقع پر اگر ہندوستان کے مسلمان امیر کابل کے حضور صدائے احتجاج بلند کرتے۔ تو یقیناً مذہبی جنون کی وجہ سے اس تازہ خلاف انسانیت فعل کا اعادہ نہ ہوتا۔ لیکن اظہار نفرت کی بجائے ہندوستانی علماء نے امیر کو مبارکباد کے تار دیئے۔ اور اس طرح انہوں نے حکومت افغانستان کو احمدیوں کے وحشیانہ طریق پر قتل کرنے کی جرأت دلائی۔ ہم جناب کے ان خیالات کی وجہ سے جو کہ آپ نے گذشتہ خطبۂ صدارت کے وقت ظاہر فرمائے بہت مشکور ہیں۔ لیکن اس کی بھی شاید بعض عملی کارروائیوں کی ضرورت ہے۔ جن سے حکومت افغانستان کو احساس ہو۔ کہ مسلمانوں کے علاوہ باقی تمام دنیا حکومت کابل کے اس ظالمانہ فیصلے پر اظہار نفرین کرتی ہے۔ اور حکومت افغانستان کا یہ فعل اسلام کو دوسروں کی نظر میں بدنام کرنیوالا ہے۔ اس لئے ہم ممبران جماعت احمدیہ آپ سے اسلام اور انسانیت کے نام پر اپیل کرتے ہیں۔ کہ آپ اس موقع پر نہایت پر زور صدائے احتجاج امیر کابل کے حضور بلند کریں۔ اگر حکومت افغانستان احمدیوں کا وہاں رہنا پسند نہیں کرتی۔ تو بجائے ان کو تلاش کر کر کے سنگسار کرنے کے انکو امن کے ساتھ ملک کو چھوڑنے کی اجازت دیدے۔

حضور وائسرائے کے نام

پشاور سے ایک پرائیویٹ اطلاع کے ذریعہ معلوم ہوا ہے۔ کہ دونوں سنگسار شدہ اپنے پیچھے بیوی اور بچوں کو چھوڑ گئے ہیں۔ نیز یہ بھی اطلاع ملی ہے۔ کہ تیس اور احمدی کابل میں زیر حراست ہیں۔ جو کہ اپنی بیرحم موت کا انتظار کر رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ نہایت عجز سے انسانیت کے نام پر حضور سے اپیل کرتی ہے۔ کہ حضور حکومت افغانستان کے اس گذشتہ وحشیانہ فعل پر صدائے احتجاج بلند کریں۔ اور آئندہ ہمارے غریب بھائیوں کے بیرحمانہ قتل کے روکنے کیلئے مناسب کارروائی کی جاوے۔ اگر حکومت افغانستان احمدیوں کا وہاں رہنا پسند نہیں کرتی۔ تو بجائے انکو تلاش کر کر کے سنگسار کرنے کے امن کے ساتھ ملک کو چھوڑنے کی اجازت دیدے۔

ایک لاکھ کی تحریک کے متعلق

مخلصانہ خطوط

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی تحریک لاکھ اس وقت تک سب دوستوں کو پہنچ چکی ہوگی۔ اور ہر ایک نے اپنی اپنی ہمت کے مطابق اس میں حصہ لیا ہوگا۔ اور لے رہے ہوں گے۔ مگر جو نمونہ ہمارے بھائی منشی تصدق حسین صاحب نے ہماری جماعت کیلئے پیش کیا ہے۔ وہ قابل رشک ہے۔ ابھی حضرت صاحب کی تحریر جماعت کے سامنے پڑھی بھی نہ گئی تھی۔ کہ آپ نے اس کا مطالبہ شروع کیا۔ اور پڑھتے پڑھتے ایسا جوش پیدا ہوا۔ کہ آپ نے فوراً مبلغ یکصد کی رقم جو آپ نے بطور قرضہ بیت المال کو دی ہوئی تھی بخش دی۔ اور وہ رقم ایک لاکھ کی تحریک میں منتقل کرا دی آپ کی اوسط آمد ماہوار صرف تیس روپیہ ماہوار ہے۔ گویا اپنی آمد کا ۳ گنا چندہ اس تحریک میں دیدیا ہے۔ میں تمام دوستوں کو اس نمونہ کی طرف توجہ دلا کر التماس کرتا ہوں۔ کہ کیا ہی اچھی بات ہو۔ اگر تمام ایسے احمدی اصحاب جنہوں نے انجمن یا بیت المال قادیان کو روپیہ قرض کی صورت میں دیا ہوا ہے۔ وہ بخش دیں اور اس رقم کو تحریک ایک لاکھ میں منتقل کرا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(خاکسار غلام حیدر احمدی وکیل و سکرٹری انجمن احمدیہ سرگودھا)

(۲)

نحن انصار اللہ۔ میرے آقا میرے مولا۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

حضور کا ارشاد پڑھا جس کے پڑھنے سے میرے بدن پر لرزہ ہو گیا اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ میرے آقا ہم تو حضور کے غلام ہیں۔ ہمارا مال ہماری جان ہماری اولاد حضور پر سے تصدق ہو جاوے اور قربان ہو جاوے۔ تو کوئی مضائقہ نہیں۔ مگر کسی طرح میرے آقا آپکو غم نہ ہووے۔ بیشک آپکا فرمانا۔ کہ یہ موقعے بار بار نہیں آتے۔ بیشک یہ ہماری خوش نصیبی ہے۔ کہ صحابہ والے موقعے ہمکو مل رہے ہیں۔ اور یہ سب خدا کی رضا و خوشنودی کیواسطے ہیں۔ انشاء اللہ ہم سب اہل و عیال و جماعت حضور کے حکم کی تعمیل بسر و چشم بجا لاویں گے۔ حضور ہمارے واسطے دعا فرمادیں۔ کہ ہمارا خدا ہم سے راضی ہو والسلام۔ خاکسار (عاجز حکیم محمد حسین بلب گڑھ ضلع گوڑگانوہ)

(۳)

آج بوقت شام مطبوعہ چٹھی پہنچی۔ انشاء اللہ کوشش شروع کرونگا۔ اور اس وقت تک دم نہ لونگا۔ جب تک کہ جماعت کے تمام احباب سے پوری کی پوری آمدنی وصول نہ کر لونگا۔

(عبد الغفور تاجر کتب گجرات)

کابل میں احمدیوں کی سنگساری
پر
معزز معاصرین کے آراء

سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور مورخہ ۱۷ فروری ۱۹۲۵ء رقمطراز ہے:۔

"کابل میں دو بیکس قادیانی افغان دوکانداروں کے قتل نے ہندوستان میں خوفناک خیالات کی رو پیدا کر دی ہے۔ اور ضرور ہے۔ کہ غیر ممالک میں بھی اس پر سخت حرف گیری ہو۔ چند ماہ قبل جب نعمت اللہ خاں کے سنگسار کئے جانے کی خبر ہندوستان میں پہنچی۔ تو اس کے ساتھ یہ اشارات بھی تھے۔ کہ نعمت اللہ خاں افغان گورنمنٹ کے خلاف کسی سازش میں گرفتار کیا گیا تھا۔ لیکن جس جماعت سے وہ متعلق تھا۔ اس نے نہایت سختی سے اس بات کا انکار کیا۔ اور قابل توجہ بات یہ ہے۔ کہ خود افغان اخبارات نے اس عدالت کے فیصلہ کو شائع کر کے ان کے انکار کی تصدیق کر دی۔ اس فیصلہ کا ترجمہ کر کے ہم بھی اپنے اخبار میں شائع کر چکے ہیں اس کی طرف کوئی بھی جرم منسوب کیا جائے۔ سزا کی صد درجہ وحشیانہ صورت عام طور پر نفرت کی نگاہ سے دیکھی گئی۔ فعل سنگساری زمانہ گذشتہ کی تاریک ترین یادگار ہے۔ جو نہایت ہی ہولناک روح فرسا صورت میں لایا جاتا ہے۔ مجرم کمر تک زمین میں گاڑ دیا جاتا ہے۔ اور پھر اس حالت میں پر جوش متعصبین کا ایک گروہ اس کو بڑے بڑے پتھر مارنے شروع کرتا ہے۔ حتیٰ کہ اس کی روح پرواز کر جاتی ہے۔ اس نظارے کی ہیئت کو پورا پورا سمجھنے کے لئے کچھ تصور کی ضرورت ہے۔ جو پولیس کے روبرو کابل میں ظہور پذیر ہوا۔ اس بیسویں صدی میں ایسے ملک میں جو اپنے آپ کو دنیا کی مہذب قوموں میں شمار کرے۔ ایسے دلسوز منظر کا واقعہ دل میں افسوسناک خیالات پیدا کرتا ہے۔ افغانستان کا موجودہ حاکم خیال کیا جاتا ہے۔ کہ طریق سلطنت میں مائل بہ رواداری ہے۔ اور حقیقت میں یہ اس کا اپنی سلطنت میں اصلاحات کا اشتیاق اور اس بارے میں کوشش ہی ہے۔ جو پچھلے سال خوست میں بدامنی کا باعث ہوئے۔ اب اس کے جدید تجربات نے تلخ طور پر اس کی آنکھوں کو کھولا ہوگا:

پس یہ صاف ظاہر ہے۔ کہ کسی نہ کسی طرح سے افغانستان کے مذہبی متعصبین نے کابل میں حکومت پر بھی اپنا اثر جما لیا ہے۔ یہ بات اس گفت و شنید پر افسوسناک روشنی ڈالتی ہے جو کہ خوست کی بغاوت کا اور لنگڑے ملاں کے پروانہ راہداری و حفاظت کے ساتھ کابل میں پہنچنے کا جہاں وہ اب قید ہے باعث ہوئی۔

وہ دو دکاندار جو قتل کئے گئے ہیں۔ ان کو کسی قسم کی سیاسی وقعت حاصل نہ تھی۔ اور نہ ہی وہ ان کے ہم پیشہ باقی تاجروں میں صرف یہی فرق تھا۔ کہ مذہب قادیان سے تعلق رکھتے تھے۔ پس صاف ظاہر ہے۔ کہ ان کی سنگساری نتیجہ تھی۔ اس سیاسی "چال" کا جو یہ ثابت کرنے کے لئے چلی گئی۔ کہ حکومت افغانستان اس آزادی سے ہرگز متاثر نہیں۔ جس کے خلاف خوست کے باغی ملاں تبلیغ و اشاعت کر رہے تھے۔ یہ عقدہ عجیب طور پر پیچیدہ نظر آتا ہے۔ کہ ایک طرف تو یہ "چال" ہے۔ دوسری طرف ہم اس لنگڑے ملاں کو دیکھتے ہیں۔ جو خوست کی بغاوت کا روح رواں تھا۔ کہ اسے کابل میں حفاظت کا عہد دیکر لے جایا گیا۔ جیسا کہ اب پورے طور سے ظاہر ہو رہا ہے۔ کہ حکومت افغانستان کے سرکاری اعمال نے اسے جیسے راہ و رسم سے خوش آمدید کہا۔ کابل میں ایک مغلوب باغی کو بجائے اس کے کہ ذلیل حالت میں داخل کیا جاتا اس کی اس طرح آؤ بھگت کی گئی۔ گویا کہ وہ گورنمنٹ کا معزز مہمان ہے۔ اس کے بعد سرکاری افغان آرگس (اخبار) میں خوست سے واپس آنے والی فوجوں کا فاتحانہ پریڈ کا بیان شائع ہوا ہے۔ اس پریڈ پر لنگڑا ملاں اور ایک ساتھی ہر دو (دست و پا) بزنجیر پیش ہوئے۔ ان کی اس بیچارگی پر اخبارات نے تنقیدیں شائع کیں۔ پس یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ لنگڑا ملاں زیر حراست ہے۔ یہ بات یقینی طور پر نہیں کہی جا سکتی۔ کہ کیا اس کو چھوڑ دیا جائیگا یا اس امید پر کہ موسم بہار میں خوست میں پھر بے چینی نمودار نہ ہو یہ تازہ تشدد اس کے بغاوت کی طرف رجحان کو روکنے کے لئے کئے گئے ہیں۔ کچھ بھی ہو۔ اس کی حالت نامرغوب ہے۔ اگرچہ یہ یقینی ہے۔ کہ اس نے اس پروانہ راہداری و حفاظت سے اس وقت فائدہ اٹھایا ہوگا۔ جب کہ اس کو پختہ طور پر یہ یقین ہو گیا ہوگا۔ کہ ضمانتیں اس قدر زبردست ہیں۔ کہ اس کے پروانہ راہداری کو توڑا نہیں جا سکتا۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ بغاوت کے بانی مبانی کو اپنے قبضہ میں پورے طور پر رکھتے ہوئے افغان حکام کو یہ امر جسکو وہ خیال کرتے ہیں۔ کہ یہ ہماری پختہ ایمانی کا ثبوت ہے۔ ظاہر کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ لیکن یہ بات ان کیلئے تکلیف دہ ہے۔ جن کے خیال میں افغانستان میں امن و رواداری کا اقرار ہو چکا تھا۔

کیونکہ بغاوت خوست کا رفع ہونا بلاشبہ سال کے اس حصہ کی آمد کا نتیجہ ہے۔ جس میں کہ افغانی لوگ انگریزی علاقوں میں چلے آتے ہیں۔ انگریزی حکام نے اس احتیاط کی خاص کوشش کی ہے۔ کہ یہ سالانہ آمد کہیں ایک دوست سلطنت کے خلاف بغاوت میں ایزادی کا باعث نہ بنائی جائے۔ لیکن جب ان اقوام کا واپسی کا وقت آتا ہے۔ تو یہ تشویش کہ مبادا سالگذشتہ کی جنگ بازی پھر نمودار نہ ہو جائے۔ ضرور پیدا ہوئی ہے۔ ہم یہ نہیں مان سکتے۔ کہ دو قادیانیوں کا قتل حالات کو درست کر دے گا۔ خواہ یہ بھی مان لیا جائے۔ کہ یہ ان ملانوں کے مذہبی تعصب کے توافق کے لئے عمل پذیر ہوا ہو۔ جو وہاں کی اقوام پر بڑی وقعت رکھتے ہیں۔ کیونکہ اس سے یہ سمجھا جائیگا کہ حکومت افغانیہ ان ملانوں سے ڈرتی ہے۔ جو سلطنت کے اسی خوف کی وجہ سے اپنی روش میں قدم آگے ہی کو بڑھاتے چلے جاویں گے۔ بہ نسبت اس کے کہ لنگڑے ملاں کی حفاظت کا خیال ان کے طرز عمل پر کوئی اثر ڈالے۔ یہ بات بھی صاف ہے۔ کہ وہ نہایت آسانی سے اپنے آپ کو اس امر کی طرف مائل کر سکتے ہیں۔ کہ لنگڑا ملاں ان کے خلاف ہو گیا ہے۔ اگر تو وہ زندہ رہا۔ تو یہ خیال قائم رہے گا۔ اور اگر وہ مر گیا۔ تو وہ اس کی موت میں تازہ بغاوت کے لئے بہانہ بنا لیں گے۔ یہ خیال کر کے کہ پچھلے چند ماہ میں جو گفتگو افغانی حکومت کے ارباب نے ان سے کی تھی۔ وہ اس حد تک قابل اعتبار نہیں۔ جس حد تک کہ افغان گورنمنٹ ظاہر کرتی ہے۔ ایسی حالت کا خطرہ خوست کی حدود کے بہت باہر تک پھیلا ہوا ہے۔ افغانستان ایک غریب ملک ہے۔ اور اس کا سرکاری خزانہ تہذیب کی خارجی زیبائشوں مثلاً لنڈن۔ برلن۔ پیرس اور ماسکو کے سفارتوں پر اخراجات کی وجہ سے خالی ہو چکا ہے۔

امیر کابل کی طرف سے تمدنی۔ صنعتی اور انتظامی اصلاحات میں ترقی کرانے کی کوششیں ہمدردانہ رنگ میں دیکھی گئیں۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان قدامت پسند لوگوں کے لئے یہ ناقابل قبول ثابت ہوئیں۔ افغانستان کے شمال میں ایک زمین کا قطعہ ہے۔ جو ایک ایسی وسیع طاقت کے مقبوضات سے ملحق ہے۔ جس کی حرص و آز صاف روشن ہے اب افغانستان کے حالات بالکل ان حالات کی طرح ہیں۔ جنہوں نے بخارا اور خیوا کی نیم آزاد سلطنتوں کو نابود کر دیا۔ جو کہ اب اس سلطنت کا حصہ ہیں۔ کہا تو جاتا ہے۔ سوویٹ ریپبلک (جمہوریت) لیکن دراصل وہ ماسکو کی ظالمانہ سلطنت کے زیر اثر ہیں۔ کیا افغان گورنمنٹ غیر محسوس طور پر اسی سلطنت کے ہاتھوں میں تو نہیں جا رہی"

مترجمہ عبدالسلام بھٹی

(۲)

اخبار سیاست لاہور مورخہ ۲۰ر فروری رقمطراز ہے:۔

"نعمت اللہ خاں کی سنگساری کے بعد کابل سے احمدیوں کی سنگساری کی خبر نے مسلمانوں کے معبر حلقوں میں افغانستان کی حکمرانی حکومت بالخصوص غازی امان اللہ خاں خلد اللہ ملکہ کی طرف سے ایک گونہ سخت بدظنی اور نفرت پھیلا دی ہے۔ غیر افغانستان کے اس طرز عمل سے بعض لوگ فوراً اس نتیجہ پر پہنچ گئے ہیں۔ کہ اسلام نے اپنی نشر و اشاعت کے لئے ہر قسم کے جبر و تشدد کو جائز قرار دیا ہے اور اس دنیا پر وہ اسلام کو نکتہ چینی اور اعتراضات کا ہدف بنا رہے ہیں"

اس کے بعد سیاست نے امیر افغانستان کا فعل حق بجانب ثابت کرنے کی کوشش کی۔ مگر متذکرہ بالا سے کم از کم یہ تو ثابت ہو گیا۔ کہ معبر حلقوں میں امیر افغانستان کی نسبت بدظنی و نفرت پھیل گئی ہے۔ اور اسلام بدنام ہو رہا ہے ٭

(۳)

مسلمانوں کے مسلمہ سیاسی لیڈر جناب محمد علی صاحب کامریڈ نے اپنے اخبار ہمدرد دہلی میں ایک مضمون تین نمبروں میں شائع کیا ہے۔ جس کے ابتدائی الفاظ یہ ہیں۔ جس کے لئے ہم صاحب موصوف کے مشکور ہیں۔

"ہم نہایت افسوس کے ساتھ افغانستان کے اس طرز عمل کے خلاف آواز بلند کرتے ہیں۔ مولوی نعمت اللہ کی سنگساری کے بعد مزید دو احمدیوں کا رجم کسی طرح نظر انداز نہیں کیا جا سکتا"

اس کے بعد ہم عصر نے قرآن شریف و احادیث سے ثابت کیا ہے۔ کہ قتل مرتد محض بوجہ ارتداد جائز نہیں۔ تیسرے نمبر میں یہ دکھایا ہے۔ کہ احمدی مرتد نہیں ہیں۔

مولوی عبدالحلیم صاحب نہیں بلکہ عبداللہ صاحب پنجشیری

بہ تسلسل عرض ہے۔ کہ مولوی عبدالحلیم نہیں۔ بلکہ برادر عبداللہ صاحب پنجشیری معلوم ہوتے ہیں کیونکہ وہ کابل دار رصابون فروشی ہی تھے۔ وہ حضرت نعمت اللہ خاں صاحب شہید کے بہت مددگار تھے۔ غالب یہی ہے۔ ہنوز مزید حالات معلوم کر رہا ہوں۔

(معتمد پشاور)

مبلغین سلسلہ کا پروگرام

مولوی جلال الدین صاحب شمس مولوی فاضل ۲۱-۲۲ر فروری پہلے جالندھر جلسہ احمدیہ پر جائیں گے۔ پھر ۲۴-۲۵ر فروری انبالہ کے جلسہ احمدیہ پر۔ یہاں میر قاسم علی صاحب بھی آپ کے ساتھ شامل ہونگے۔ پھر دہلی کے جلسہ احمدیہ پر جو ۲۷ر فروری تا ۲ مارچ ہے۔ یہاں حافظ روشن علی صاحب بھی جو اتفاقی دسندھ اپنے کام پر گئے ہیں پہنچ جائیں گے۔

ڈاک ولایت

(از حضرت مفتی محمد صادق صاحب)

انگلینڈ لنڈن سے مولوی غلام فرید صاحب ایم۔ اے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ ریویو آف ریلیجنز دسمبر اور جنوری کا شائع ہو چکا ہے۔ فروری کا عنقریب پریس سے آنے والا ہے۔ مولوی محمد دین صاحب ۱۸ر جنوری امریکہ روانہ ہو گئے۔ ان کا ایک لیکچر شہر ہیرو میں ہوا تھا۔ ان کے بعد میرا لیکچر بھی اسی ہال میں ہوا۔ حاضرین کی تعداد ایک سو سے زائد تھی۔ جو اس ملک میں ایک بڑی تعداد سمجھی جاتی ہے۔ لیکچر نہایت توجہ سے سنا گیا۔ اور بہت اچھا اثر ہوا۔ جس دن میرا یہ خط ہندوستان پہنچے گا اس دن یا اس کے قریب میرا ایک لیکچر جزیرہ وائٹ میں اسلام اور پیغمبر اسلام پر ہوگا۔ اور مولوی درد صاحب اسی دن لیکچر دینے کے واسطے ہالینڈ تشریف لے جائیں گے۔ جہاں انکے دو لیکچر مقرر ہو چکے ہیں۔ اور ممکن ہے۔ کہ اس سے زیادہ بھی ہوں۔ ہیرو میں جو میں نے لیکچر دیا تھا۔ اس کا مضمون تھا۔ "اطمینان قلب کس طرح حاصل ہو سکتا ہے"

موریشس جزیرہ موریشس سے مسٹر نور دیا احمدی صاحب لکھتے ہیں۔ کہ انہوں نے کنور جہاراج سنگھ بہادر ایم۔ اے۔ سی۔ آئی۔ ای کی عزت میں ایک سوشل پارٹی کی۔ جس میں قریباً پندرہ ہزار معزز مہمان جمع ہوئے۔ حافظ صوفی غلام محمد صاحب نے جماعت احمدیہ کی طرف سے اردو زبان میں ایک ایڈریس پڑھا۔ اور تمام حاضرین پر سلسلہ حقہ احمدیہ کے متعلق بہت اچھا اثر ہوا ٭

ہالینڈ ہالینڈ سے مس بجر (جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے ہدایت رکھا ہے) لکھتی ہیں۔ کہ یہاں خدا کے فضل سے تبلیغ کے اچھے ذرائعہ پیدا ہو رہے ہیں۔ ایک سوسائٹی میں مسٹر درد کے لیکچروں کا انتظام ہو گیا۔ اور ان کی تشریف آوری پر امید ہے۔ کہ اور لیکچروں کا بھی انتظام ہو جائیگا چونکہ اب سال نو ۱۹۲۵ء کی ابتدا ہے۔ اس پر میں آپ کے واسطے دعا کرتی ہوں۔ کہ یہ سال آپ کے واسطے اور ساری جماعت احمدیہ کے واسطے اور اسلام کے واسطے موجب برکات اور فتوحات کا ہو۔ آمین ٭

یہاں ایک ماہوار رسالہ نکلتا ہے۔ جو اسی ملک کی زبان (ڈچ) میں ہے۔ اور میں نے ایک مضمون احمدیت پر لکھ کر رسالہ کو بھیجا تھا۔ اور بہت فکر مند تھی۔ کہ آیا وہ میرا مضمون قبول کریں گے یا نہیں۔ مجھے اپنی مدت العمر میں یہ پہلا موقعہ ہے۔ کہ پبلک میں اپنا مضمون چھپنے کے واسطے بھیجا ہے۔ میں اپنے آپ کو اس لائق نہیں سمجھتی۔ کہ میرے مضامین رسالوں میں شامل ہوں مگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہے۔ کہ اس ملک میں دین اسلام کی اشاعت ہو۔ اس واسطے اڈیٹر نے مجھے اطلاع دی ہے۔ کہ اس نے میرے مضمون کو منظور کر لیا ہے۔ اور خواہش ظاہر کی ہے۔ کہ میں اور مضمون بھی لکھوں۔ اور میں نے جو اپنی پیشانی پر بسم اللہ عربی حروف میں لکھی تھی۔ اس کو اسی طرح عربی میں بلاک بنوا کر میرے مضمون کی پیشانی پر درج کیا ہے۔ اس ملک میں اشاعت اسلام کے واسطے یہ ایک نیک فال ہے۔ اس سے جرأت پا کر اب میرا ارادہ ہوا ہے کہ دوسرے اخبارات میں بھی مضامین بھیجوں۔ آپ میرے لئے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس میں بھی مجھے کامیاب کرے ٭

اخبار الفضل مجھے ملا ہے۔ جس کے واسطے میں آپ کی مشکور ہوں۔ اس میں میں نے اپنا اور آپ کا نام پڑھ لیا ہے۔ جہاں آپ نے میری چٹھی کا ترجمہ کیا ہے۔ اس سے زیادہ میں کچھ پڑھ نہیں سکی۔ کاش کہ کوئی مشنری جلد اس ملک کے واسطے مقرر ہو جائے اور میں اس سے اردو اور عربی پڑھ سکوں۔

میں نے حضرت صاحب کی خدمت میں عریضہ لکھا ہے۔ کہ میرے واسطے ایک اسلامی نام تجویز فرماویں۔ یہاں کی جماعت آپ کی بہت ہی مشکور ہے۔ کہ آپ نے بیس روپیہ کی کتابیں اپنی جیب سے خرید کر بھیجیں۔ اور مبلغ دو پونڈ نقد بذریعہ منی آرڈر ڈچ زبان میں ایک دو ورقہ شائع کرنے کے واسطے ارسال فرمایا۔ دو ورقہ کا مضمون جو آپ نے لکھا ہے۔ وہ بھی پہنچا۔ یہ سب سے پہلا تحفہ ہے۔ جو مجھے اور میرے اہل وطن کو اشاعت اسلام کے واسطے ملا۔ اور اس کے لئے یہاں کی جماعت آپ کی فیاضی کی خصوصیت کے ساتھ شکر گذار ہے۔ اور احسان مند ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزاء خیر دے ٭

لٹریچر کے چھپوانے کا انشاء اللہ بہت جلد انتظام کیا جائے گا۔ اور اس کی مفصل اطلاع پھر آپ کو دی جائیگی ٭

میں نے یہ بھی ارادہ کر لیا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود کی کتاب فلسفۂ اسلام کا انگریزی زبان سے ڈچ زبان میں ترجمہ کروں تاکہ میرے اہل وطن اسے بآسانی پڑھ سکیں۔ کچھ تعجب نہیں۔ کہ یہاں کی ایک علمی سوسائٹی اسے اپنے خرچ پر چھپوا کر شائع کرے ٭

شیخ عبدالحمید صاحب کے خطوط آتے ہیں۔ وہ ایک مہربان اور نیک انسان ہیں۔ یہ بڑی خوشی ہو گی۔ اگر میں ان کی کچھ خدمت اس ملک میں کر سکوں۔ جب کبھی میں کسی مسلم کو دنیوی معاملات میں بھی اچھی حالت میں دیکھتی ہوں۔ تو مجھے بہت خوشی ہوتی ہے مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ دینی اور دنیوی ہر ایک معاملہ میں اوروں سے آگے بڑھنے کی سعی کریں ٭

سرہلی کو جو ایڈریس ہماری جماعت کی طرف سے دیا گیا ہے

طرف سے دیا گیا ہے۔ اسے پڑھ کر مجھے بہت ہی خوشی ہوئی۔ اس
ایڈیٹر کو اس امر سے بھی یقین ہو گیا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ احمقانہ
دھمکیاں دینے والی نہیں۔ مگر وہ بجائے خود ایک قوت ہے۔
اس بات کی پرواہ نہیں۔ کہ ہماری جماعت تعداد میں کم ہے۔ کمی
تعداد کچھ شے نہیں۔ اصل طاقت وحدت اور تنظیم میں ہے۔ جو
خدا کے فضل سے ہماری جماعت کو حاصل ہے۔

میری دلی خوشی اس میں ہے۔ کہ ہر ایک اسلامی قوم
آزاد ہو۔ لیکن مصر وغیرہ میں جو بے وقوفانہ اور بے فائدہ
کوششیں آزادی کی جا رہی ہیں۔ ان کا نتیجہ اپنی قوتوں کو
ضائع کرنے کے سوائے اور کچھ نہیں۔ سب سے زیادہ ضروری
یہ ہے۔ کہ قوم کی تعلیم اور تربیت کی طرف پوری توجہ کی جائے۔
تاکہ جب آزادی حاصل ہو۔ تو ملک میں انجینئر اور ہر پیشہ
میں لائق کارکن موجود ہوں۔ صرف مغربی طریقوں کو اختیار
کرنے اور شور مچانے اور ایک دوسرے کے حق میں قبیح الفاظ
بولنے سے مسلمان ترقی نہیں کر سکتے۔ یہ وجہ ہے۔ کہ ٹرکی اور روس
نے آزادی سے کوئی بڑا فائدہ اب تک حاصل نہیں کیا۔

آپ کی بیٹی سعیدہ کا خط پڑھ کر مجھے بہت ہی خوشی حاصل
ہوئی۔ میں نے اسے جواب لکھا ہے۔ اور عنقریب میں اسے
چند تصاویر اس ملک کی بھیجوں گی ۔

نور صداقت ملکانوں میں

علاقہ فرخ آباد کے موضع حمدان میں فتح محمد خاں صاحب
نمبردار ایک جوشیلے اور مخلص احمدی تھے۔ اردو فارسی کا علم
رکھنے کے علاوہ قرآن مجید اور احادیث سے بھی واقف تھے
ان کے قبیلے کے کل ۱۸ نفوس ہیں۔ اور سب کے سب احمدیت
کے فدائی ہیں۔ افسوس سے بیان کیا جاتا ہے۔ کہ فتح محمد خانصاحب
قضاء الٰہی سے فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جن کو
ضلع مذکور کے غیر احمدیوں نے مرحوم کی زندگی میں بہت کچھ
تکلیفیں دیں۔ بائیکاٹ کیا۔ مسجدوں سے روکا۔ گالیاں دیں۔
بدنام کیا۔ مگر خانصاحب احمدیت پر باوجود مشکلات کے مضبوط
ہوتے گئے۔ یہاں تک کہ مرنے کے وقت وصیت کر گئے۔ کہ
میرا جنازہ احمدی بھائی پڑھیں۔ غیر احمدی جنازہ کو ہاتھ نہ
لگائیں۔ چنانچہ موت پر کچھ غیر احمدیوں نے جنازہ پڑھنے کی کوشش
کی۔ مگر ان کے نوجوان بیٹوں نے بڑی دلیری سے کہا۔ کہ ہم
احمدی ہیں۔ اور ہمارے والد وصیت کر گئے ہیں۔ کہ جنازہ
احمدی پڑھیں۔ اس لئے ہم غیر احمدیوں کے ہاتھ نہ لگنے دینگے
اور نہ ان سے جنازہ پڑھائینگے ۔

پس ہمارے مبلغ مولوی نور الدین صاحب و نصیر الدین صاحب
و اسحاق خانصاحب نے جو اس وقت موجود تھے۔ مرحوم کا
جنازہ پڑھا۔ احباب بھی مرحوم کا جنازہ غائب پڑھ دیں۔
یہ خدا کا احسان ہے۔ کہ علاقہ ملکانہ میں ایسے سعید لوگ
پیدا ہو گئے ہیں۔ فقط۔ والسلام

خاکسار:۔ محمد شفیع اسلم۔

امام سلسلہ احمدیہ کا شکریہ

ہمارے مبلغ مولوی جلال الدین صاحب شمس اور ڈاکٹر
محمد زبیر صاحب لکھنوی رودلی ضلع بارہ بنکی میں جلسہ
اہل سنت پر بلائے گئے تھے۔ جناب عبد الوحید صاحب
نعمانی ان الفاظ میں شکریہ ادا کرتے ہیں کہ

مولوی صاحب ممدوح ماشاء اللہ ذی علم محقق اور دقیق النظر
ہونے کے علاوہ نہایت ہی خوش بیان اور اہل سنن کے بے نظیر
ایڈووکیٹ ہیں۔ ہمارے اس قصبہ میں صاحب ممدوح نے تین شبانہ
روز قیام فرما کر تین مرتبہ تقریباً تین تین چار چار گھنٹہ معرکۃ الآرا
تقریریں کیں جن سے شیعہ کمیونٹی میں اضمحلال اور ایک ہلچل پیدا کر
دی۔ اور ہم سنیوں کے دل بفضلہ تعالےٰ ہاتھوں بڑھا دیئے۔ اور
روح میں تازگی پیدا کر دی ۔

مولوی صاحب نے اپنی تقریر میں ایک عام اعلان کر دیا تھا۔
کہ جس کسی کو رفع شک یا مناظرہ کرنا ہو۔ میں ہر وقت آمادہ ہوں
یہ تحدی اس خطیبانہ بلند آہنگی کے ساتھ پیش کی گئی کہ مخالفین
و متشککین سراسیمہ ہو گئے۔ اور کسی کو بھی جرأت نہ ہوئی۔ کہ مقابلہ
میں آئے۔ غرضیکہ جناب کی نظر عنایت اور مولانا جلال الدین
صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ کی آمد سے وہ تمام عمدہ نتائج پیدا ہوئے
جن کی اس قصبہ میں سخت ضرورت تھی ۔

ان تمام باتوں کی ایک تفصیلی رپورٹ الفضل و دیگر اخبارات
کے ملاحظہ سے عند الامکان والا کی نظر سے گذرے گی۔ اخیر میں میں
پھر ایک مرتبہ تہ دل سے جناب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اگرچہ حقیقت
امر یہ ہے۔ کہ اس فرض سے عہدہ برا ہونا مشکل ہے۔ اس لئے
کہ دین متین و ناموس اسلام کا تحفظ اغیار کے حملوں کا مقابلہ
جس صداقت و جاں نثاری و فداکاری اور للہیت سے آپ
کی مقدس جماعت بفضل ایزدی کر رہی ہے۔ نہ اس کا کوئی شکریہ
ادا کر سکتا ہے۔ اور نہ تعریف ممکن ہے ۔

بس دعا یہ ہے۔ کہ ایزد جل وعلےٰ ہمیشہ آپ کا یار و ناصر
رہے۔ اور اپنے ہر قسم کے نعمات و برکات اپنی جماعت پر نازل
فرماتا رہے۔ تاکہ تحفظ و تبلیغ اسلام کا کام سرانجام پاتا رہے

آریہ اپدیشکوں کا دل آزار رویہ

آج مورخہ ۶ر فروری ۱۹۲۵ء بروز جمعہ آریہ سماج کے سالانہ
جلسہ میں بوقت شب انجمن احمدیہ دہلی کا قتل لیکھرام پر مباحثہ
مقرر تھا۔ اس لئے ہم قبل از وقت پہنچ گئے۔ ہم سے پہلے شیخ
عبد الحق صاحب ودیارتھی کا دھرم بھکشو سے مناظرہ کا وقت مقرر
تھا۔ موضوع حضرت اقدس مسیح موعود کی نبوت تھی ۔

دھرم بھکشو سے ہمارا مباحثہ

شیخ عبد الحق کے بعد ہماری
طرف سے ماسٹر محمد حسن
صاحب آسان اسسٹنٹ سکرٹری تبلیغ کھڑے ہوئے۔ اور قتل
لیکھرام پر بحث شروع ہوئی۔ اور حسب عادت دھرم بھکشو نے
گالیاں دینی۔ حتیٰ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس
نے یزید کہا۔ اور لیکھرام کو حسین۔ نہ صرف اس قدر بلکہ اس نے
لیکھرام کی نسبت کہا۔ کہ میرا یہ عقیدہ ہے۔ کہ ہزاروں نبی لیکھرام
کی چوکھٹ کو بوسہ دیا کرتے تھے۔ اگر حضرت مولانا عمر الدین صاحب
مجمع کو صبر کی تلقین نہ کرتے۔ تو اس وقت فساد ہو کر سینکڑوں
خون ہو جاتے۔ میں گورنمنٹ ہند کی توجہ اس طرف پہلے بھی
مبذول کرا چکا ہوں۔ کہ دھرم بھکشو ہمیشہ بزرگان دین کو اسی
طرح گالیاں دیا کرتا ہے۔ اس لئے گورنمنٹ اپنے امن عامہ
قانون کے ذریعہ خار دار لگام اس کے منہ میں چڑھا دے تو بہتر ہے۔

ہمارے قابل مناظر نے ضبط اور تحمل سے کام لے کر اصل
بحث کو نہ چھوڑا۔ اور نہایت وضاحت سے پیشگوئی کے ہر پہلو
کو ظاہر کیا۔ تو مخالفین کے دل بھی اس مہیب پیشگوئی کے آگے
جھک گئے ۔

نیاز مند دعا کا خواستگار
محقق دہلوی۔ سکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ دہلی۔

انجمن احمدیہ پٹیالہ کا ریزولیوشن

گذشتہ ہفتہ میں اتفاقاً
بندوق چل جانے
سے جناب کنور صاحب بہادر یعنی فرزند ثانی مہاراجہ صاحب
بہادر پٹیالہ کے پاؤں پر شدید ضرب آ گئی۔ جس کے سبب پاؤں
کاٹنے تک نوبت پہونچی۔ چنانچہ بتاریخ ۱۴ر فروری ۱۹۲۵ء کو
انجمن احمدیہ پٹیالہ کا ایک جلسہ بعد نماز جمعہ کر کے شاہی خاندان
پٹیالہ کے لئے اور خصوصاً حضور کنور صاحب بہادر کی بحالی
صحت کے لئے دعا کی گئی۔ اور اس مضمون کا ریزولیوشن پاس
ہو کر ایک کاپی بموجب ریزولیوشن ۳ معرفت صاحب پرائیویٹ
سکرٹری سری حضور مہاراجہ صاحب بہادر بالقابہ والی گورنمنٹ
پٹیالہ کی خدمت میں پیش کی گئی ۔

خاکسار:۔ محمد کرم الٰہی خادم جماعت احمدیہ۔ پٹیالہ ۔

اشتہارات

اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب چوہدری محمد لطیف صاحب سب جج جھنگ

دکاں داس پسر شاہ داس بذریعہ شاہ داس بنام حسو ولد نانک سکنہ قائم پور - درسہ تحصیل شورکوٹ - مدعی -

دعویٰ ۰۰۰-۴ بروپے ہی

اشتہار بنام حسو ولد دلو ذات نوناری سکنہ جیکسا سندی تحصیل چنیوٹ مقدمہ مندرجہ بالا میں درخواست مدعی - چونکہ عدالت کو اطمینان ہو گیا ہے - کہ مدعا علیہ دیدہ و دانستہ تعمیل سمن سے گریز کر رہا ہے - اسلئے اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے - کہ مدعا علیہ بروز ۳/۲۵-۴ حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ کرے - ورنہ اس کے برخلاف کارروائی یکطرفہ کی جاوے گی ۱۶-۲/۲۵

(مہر و دستخط حاکم عدالت)

اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب چوہدری محمد لطیف صاحب سب جج جھنگ

چوہدری بدھو رام ولد چوہدری منا رام ذات تیرہ بنام شادو وغیرہ - سکنہ بدھورتہ مدعی -

دعویٰ ۰۰-۱۰-۱۴۴۱

اشتہار بنام رجو ولد بہادر (۱) - سمالیہ (۲) - سلطان (۳) - شیانند (۴) - غنائیہ (۵) - احمدا موندار (۶) - فریدا (۷) - پسران شیرا - اقوام کاٹھیہ سکنائے لگی کہنہ - تحصیل شورکوٹ -

مقدمہ مندرجہ بالا میں درخواست مدعی پر عدالت کو اطمینان ہو گیا ہے - کہ مدعا علیہم دیدہ و دانستہ تعمیل سمن سے گریز کر رہے ہیں - اسواسطے اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے - کہ مدعا علیہم بروز ۳/۲۵-۴ حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ کریں - ورنہ ان کے برخلاف کارروائی یکطرفہ کی جاویگی ۱۴-۲/۲۵

(مہر و دستخط حاکم عدالت)

رشتہ درکار ہے

ایک سید کے لئے - عمر ۳۵ سالہ - مالک اراضی آمدنی دکان اوسطاً ستر روپیہ ماہوار - پہلی بیوی فوت ہو چکی ہے - اور کوئی اولاد نہیں - کسی شریف قوم کی ہو - خط و کتابت بنام :-

خاکسار چوہدری غلام محمد سیکرٹری انجمن احمدیہ شیخ پورہ ضلع گجرات

جرمن سائنس کے کرشمے

اعصاب اور دماغ کا حیرت انگیز علاج نیورالستھین کو کس نظر سے دیکھا جاتا ہے

نیورالستھین کے متعلق آپ الفضل میں بہت کچھ پڑھ چکے ہیں - اب چند معززین احباب کے سرٹیفکیٹ ہدیہ ناظرین کرتے ہیں - جن سے آپکو اندازہ ہو جائیگا - کہ کس پایہ کی یہ غذا ہے - بشرطیکہ باقاعدگی کے ساتھ اسکا استعمال کیا جائے -

مسٹر ولیم ایل طاہر کیمسٹری اپنی ایک سائنٹفک رپورٹ میں ان بوتلوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں - نیورالستھین بوتلوں کی نسبت صحیح طور پر یقین کیا جاتا ہے - کہ ان کے استعمال میں بیوقت موت میں ایک قابل تسلی کمی آگئی ہے -

جناب قاضی عبدالرحیم صاحب مہتمم تعمیرات سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں - کہ میری اہلیہ عرصہ بارہ سال سے بیمار چلی آتی تھیں - اس عرصہ میں ہر قسم کے علاج کئے گئے لیکن کوئی علاج کارگر نہ ہوا - ان کو کمی خون بدن دائمی قبض اور سر درد کا دورہ ہوتا تھا - لیکن نیورالستھین کی صرف ایک بوتل کے استعمال سے بہت فائدہ ہوا - عوارض میں بہت افاقہ ہو گیا - پھر علاج جاری رکھنے کے لئے تین بوتل دوائی کی اور منگوائی گئیں - جس میں سے صرف ایک بوتل کے استعمال سے پہلے سے زیادہ فائدہ ہوا - اور میں خیال کرتا ہوں - (انشاء اللہ) اس کے متواتر استعمال سے صحت ہو جائیگی - میرے نزدیک نیورالستھین اکسیر کا حکم رکھتی ہے - بشرطیکہ اس کا استعمال پورے طور سے کیا جاوے -

سید زین العابدین مودودی صاحب وظیفہ یاب دوم تعلقہ دار کنز رود حیدر آباد دکن تحریر فرماتے ہیں - دو شیشی نیورالستھین ارسال کیجئے - اسکے استعمال سے مجھکو اور میرے احباب کو معتدبہ نفع ہو رہا ہے -

محمد اشرف صاحب تھانہ مزنگ لاہور تحریر فرماتے ہیں - مجھے ان کے استعمال سے کافی فائدہ ہوا - مجھے قبض اور کمزوری معدہ کی عرصہ دراز سے سخت تکلیف تھی - میں مشکور ہونگا کہ اگر آپ دو بوتل نیورالستھین بذریعہ وی پی پارسل جہانتک ہوسکے بہت جلد روانہ فرمادیں کیونکہ سابق شیشی ختم ہو چکی ہے - نہایت ضروری ہے - بہت جلد دو بوتلیں روانہ فرمادیں -

ایچ بی ڈی سالٹ

یہ نمک - سات صحت افزا لوہوں اور جسموں میں سے کیمیاوی طور سے لیا گیا ہے - اسکا استعمال امراض معدہ کیلئے خدا تعالیٰ کے فضل سے اکسیر کا حکم رکھتا ہے - اور قبض - دست پیچش - بخار نزلہ - سردرد - سستی - خون کی خرابی - بدہضمی - جگر کی خرابی - تلی - رتے - جوڑوں کے درد کیلئے مفید ہے - صبح کے وقت نہار اسکا استعمال انسان کے چہرہ کو سرخ کر دیتا ہے - یورپ اور امریکہ کے بڑے بڑے ہسپتالوں میں اسکا استعمال کیا جاتا ہے - قیمت فی شیشی ۱ر

نواسکس الیوا سکس

یہ دونوں غدود دل کے اندرونی رشحات سے تیار کی گئی ہے - اس لئے بہت سی بیماریوں کا قدرتی علاج ہے - نواسکس مردوں کیلئے - الیواسکس عورتوں کے لئے ہے - اسکا استعمال انسان کی قوت نامیہ کو بڑھاتا ہے اسکی طاقت کو قائم کرتا ہے - اور اسکے حواس کو مضبوط کرتا ہے - اس سے صحت اور زندگی کا لطف اٹھانے کی طاقت بخشتا ہے - اور تمام قسم کی کمزوریوں کا قدرتی علاج ہے - اول الذکر قوت مردمی کا حیرت انگیز علاج ہے - مراق کو نفع بخشتا ہے - اور موخر الذکر عورتوں کی مخصوص بیماریوں میں نہایت مفید ہے - مثلاً اولاد نہ ہونا - قوت نسوانی کی کمی یا زیادتی - اختناق الرحم - حیض کا کم یا زیادہ آنا - اسکے استعمال سے چہرہ پر جوانی کے آثار ظاہر ہونے لگتے ہیں - قیمت فی ڈبیہ نواسکس ۶ - الیواسکس ۶

آسی کلسین نمبر ۱

یہ مرض اٹھرا کا عجیب و غریب علاج ہے - ان عورتوں کیلئے مفید ہے - جن کے دنوں میں بچہ ہوجاتے ہیں - یا جنکے بچے کمزور پیدا ہوتے ہیں - قیمت فی ڈبیہ ۳ر

آسی کلسین نمبر ۲

یہ ان بچوں کیلئے مفید ہے - جو بیمار رہتے ہوں - یا جنکے بھائی بہن بچپن میں ہی مرجاتے ہوں - اسکے استعمال سے ہڈیاں مضبوط ہو جاتی ہیں - بچہ کا رنگ سرخ ہو جاتا ہے - دانت آسانی کے ساتھ نکلتا ہے - معدہ درست رہتا ہے - قیمت فی ڈبیہ ۳ر

سو کو پیکٹ نمبر ۱

ہر قسم کی کھانسی کا لاثانی علاج ہے - اس کے استعمال سے کھانسی رک جاتی ہے - قیمت فی ڈبیہ ۱۲ر

(ایسٹرن ٹریڈنگ کمپنی قادیان پنجاب)